بسم اللہ الرحمن الرحیم

قابلِ قدر فقیہ، امیر حزب التحریر عطاء بن خلیل ابو الرَشتہ کا
ریاستِ خلافت کے خاتمے کے 99 سال پورے ہونے کے موقع پر خطاب

سب تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہی ہیں، اور رحمتیں نازل ہوں رسول اللہ ﷺ پر، آپ کی آل اور اصحابؓ پر اور ان لوگوں پر جنہوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔۔۔امابعد! یہ پیغام امتِ اسلامیہ کی طرف ہے جو ایک بہترین امت ہے، جسے انسانیت کی فلاح کے لیے کھڑا کیا گیا۔۔۔اور خصوصاً حزب التحریر کے شباب کی طرف جنہیں اللہ نے اس فضل سے نوازا کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی دعوت کو پیش کر رہے ہیں۔۔۔اور ویب سائٹ کو پڑھنے والے محترم افراد کی طرف جو محبت کے ساتھ اس ویب سائٹ سے بھلائی اور روشنی حاصل کرتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کے دن 99 سال قبل، اُس دور کے مجرم مصطفیٰ کمال نے خلافت کا خاتمہ کر دیا تھا اگرچہ یہ بات روزِ روشن کی طرح لوگوں کے سامنے موجود تھی اور دلیل سے ثابت تھی، بلکہ ایک سے زائد دلائل کی بنیاد پر ثابت تھی کہ اسلام کی حکمرانی کا خاتمہ کفر بواح یعنی کھلم کھلا کفر ہے، اور اس کا ارتکاب کرنے والے اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کا تلوار کے ذریعے مقابلہ کیا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا، جسے بخاری اور مسلم نے جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کیا، جنہوں نے کہا: ہم عبادہ بن صامتؓ کے پاس پہنچے جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا، 'اللہ آپ کو صحت عطا فرمائے۔ کیا آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیں گے جو آپ نے پیغمبر ﷺ سے سنی تھی اور اللہ اس پر آپ کو نفع بخشے'۔ تو عبادہ بن صامتؓ نے کہا، 'پیغمبر ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے انہیں اسلام کی بنیاد پر بیعت دی اور انہوں نے کچھ شرائط کے ساتھ ہم سے بیعت لی، **«أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْراً بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنْ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ»** "کہ ہم چستی اور گرانی دونوں حالتوں میں، تنگی اور کشادگی کے عالم میں اور اپنے اوپر ترجیح دیے جانے پر بھی، اطاعت و فرمانبرداری کریں اور یہ بھی کہ ہم حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں جب تک ان سے اعلانیہ کفر (کفر بواح) کا ظہور نہ دیکھ لیں کہ جس پر ہمارے پاس اللہ کی طرف سے قطعی دلیل موجود ہو"۔

فرض یہ تھا کہ اس غدار سے لڑا جاتا اور اس (خلافت) کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دی جاتی۔ لیکن اس جابر کو امت کی جانب سے وہ جواب نہیں ملا جس کا وہ حق دار تھا، یعنی کہ اس کی جڑ کاٹ دی جاتی! لہٰذا امت کی تاریخ تاریک ہو گئی، وہ امت جو بہترین امت تھی اور انسانیت کے لیے اٹھائی گئی تھی جس کی ایک ریاستِ خلافت تھی، جس سے دشمن خوف کھاتے تھے، اور جو سچائی اور انصاف کی علم بردار تھی، وہ اب پچاس سے زائد کٹے پھٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی، جو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں، اور ان پر وہ طاقتیں غالب آچکی ہیں جن کے دلوں میں ان کے لیے کوئی رحم نہیں ہے اور ان کے امور کی نگہبانی کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان پر **الرُّوَيْبِضَةُ** (گھٹیا) حکمران مسلط ہیں، جو کفار کے اطاعت گزار اور استعمار کے غلام ہیں، اور امت کی دولت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کے دشمنوں کی معیشت چلانے کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ مسلم علاقوں اور اس میں بسنے والوں کی معیشت کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے اور لُوٹا جا رہا ہے، مسلمان خود اپنی ہی معیشت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ ان کی حالت صحرا میں پیاس سے مرتے ہوئے ایسے مویشیوں کی سی ہے کہ پانی جن کی کمر پر لدا ہوا ہو۔ یہ سب کچھ **الرُّوَيْبِضَةُ** (گھٹیا) حکمرانوں کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ غربت لوگوں میں عام ہے سوائے ان کے جو حکمران اشرافیہ سے تعلق رکھتے ہیں یا ان کے حواری ہیں، جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور ایمان والوں سے غداری کرنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات کے نفاذ میں رکاوٹ ڈالنے اور استعماری آقاؤں کی خدمت کے عوض جو انعام ملتا ہے وہ ذلت و رسوائی کے غلاف میں لپٹا ہوتا ہے۔

اے مسلمانو! خلافت مسلمانوں کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے، اس کے ذریعے اللہ کی حدود نافذ ہوتی ہیں، حرمات کا تحفظ ہوتا ہے، علاقے فتح ہوتے ہیں، اور اسلام اور مسلمان عزت حاصل کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ اللہ العزیز الحکیم کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور اجماعِ صحابہؓ سے ثابت ہے۔ خلافت کتنا اہم اور عظیم فرض ہے اس سے آگاہی کے لیے مسلمانوں کا ان تین دلائل کو پڑھنا کافی ہے:

اول: رسول اللہ ﷺ کے الفاظ جو طبرانی نے معجم الکبیر میں عاصم سے، انہوں نے ابو صالح اور انہوں نے معاویہ سے روایت کیے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: **«مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً»** "اور جو کوئی بھی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں (خلیفہ کی) بیعت موجود نہ تھی، تو وہ جاہلیت کی موت مرا"۔

یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ ان استطاعت رکھنے والے مسلمانوں کا گناہ کتنا بڑا ہے جو خلیفہ کے تقرر کے لیے کام نہیں کرتے، جس کو دی جانے والی بیعت کے نتیجے میں خلیفہ کی بیعت کا طوق ان کی گردن میں موجود ہو جاتا۔ تو یہ خلیفہ کے موجود ہونے کے حکم کی دلیل ہے، جو اپنی موجودگی کی وجہ سے اس بات کا حق رکھتا ہے کہ ہر مسلمان کی گردن پر اس کی بیعت کا طوق ہو۔

دوئم: صحابہ کرامؓ کا رسول اللہ ﷺ کی تدفین کو چھوڑ کر خلافت کے قیام اور خلیفہ کو بیعت دینے میں مشغول ہو جانا جبکہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ میت کی تدفین میں جلدی کی جائے۔ بیہقی نے معارفت السنن والآثار میں بیان کیا ہے کہ امام شافعی نے ابو سعید سے روایت کیا، "اگر موت کی تصدیق ہو جائے تو ترجیح اس بات کو ہے کہ میت کو دفن کرنے میں جلدی کی جائے"۔ یہ حکم کسی بھی میت کے لیے ہے، تو اگر جسدِ اطہر رسول اللہ ﷺ کا ہو تو پھر اس کام کو کتنی اہمیت دی جانی چاہئے؟ لیکن اس کے باوجود صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی تدفین کی بجائے خلیفہ کو بیعت دینے کے امور میں مشغول ہو جانے کو ترجیح دی۔ اس سے خلیفہ کے تقرر کی فرضیت پر صحابہؓ کا اجماع ثابت ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد ان کی تدفین میں تاخیر کی کیونکہ انہوں نے خلیفہ کو مقرر کرنے کے عمل کو ترجیح دی۔

تیسرا: عمرؓ نے اپنی شہادت کے دن چھ عشرہ مبشرہ صحابہؓ میں سے کسی ایک کو خلیفہ چننے کے لیے تین دن کی مدت کا تعین کیا۔۔۔ پھر عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تین دنوں میں کسی ایک شخص کی خلافت پر رضامندی حاصل نہیں ہوتی تو جو تین دن کے بعد بھی اختلاف پر قائم رہیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ پھر آپؓ نے اپنے اس حکم پر عمل کرنے کی ذمہ داری مسلمانوں میں سے پچاس لوگوں کو سونپی، یعنی اختلاف کرنے والے کو قتل کر دیا جائے جبکہ یہ وہ صحابہؓ تھے جنہیں دنیا میں ہی جنت کی بشارت دی گئی تھی، یہ وہ صحابہ تھے جو اہل شوریٰ میں سے تھے اور جن کا شمار عظیم صحابہؓ میں ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے یہ تمام احکام صحابہؓ کے سامنے دیے اور ایسی کوئی روایت نہیں ملتی جس سے یہ معلوم ہو کہ کسی ایک صحابیؓ نے بھی حضرت عمرؓ کے اس فیصلے سے اختلاف کیا ہو اور اسے مسترد کیا ہو۔ لہٰذا یہ صحابہؓ کا اجماع ہے کہ مسلمانوں پر یہ حرام ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ خلیفہ کے بغیر رہیں جس میں ان ایام کی راتیں بھی شامل ہیں۔ جبکہ کتنے ہی تین تین دن ہمارے سامنے گزر چکے ہیں، **لاحول ولا قوۃالا باللہ!** پس اے مسلمانو، خلافت مسلمانوں کے لیے ایک انتہائی اہم اور زندگی و موت کا مسئلہ ہے۔

اے مسلمانو! اس بات کے باوجود ہم اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہیں، **إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ** "کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں" (یوسف 12:87)۔ خصوصاً جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن ایمان والوں سے وعدہ کر رکھا ہے کہ جو نیک اعمال کریں گے، کہ اللہ انہیں زمین پر حکمرانی عطا فرمائے گا، **﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾** "جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں زمین کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا" (النور 24:55)۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ظلم و جبر کی حکمرانی کے بعد نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کی واپسی کی خوشخبری دی ہے، **«ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ»** **"اور پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہوگی"** (احمد نے حذیفہ بن یمانؓ سے روایت کی)۔

ہم تصدیق کرتے ہیں اور دہراتے ہیں جو ہم نے پہلے کہا، کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ، القوی العزیز ہماری مدد اور حمایت کریں گے اگر ہم اللہ کے دین کی مدد کریں گے اور مخلص اور سچے سرگرمِ عمل لوگوں میں سے بنیں گے۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سنت ہے جو اس بات کو لازم کرتی ہے کہ اگر ہم آرام دہ مسندوں پر ہی بیٹھے رہے تو فرشتے ہمارے حصے کا کام کرنے کے لیے نہیں اتریں گے، اور ہمارے لیے خلافت قائم نہیں کریں گے۔ بلکہ اگر ہم خلافت کے قیام کے لیے جدوجہد کریں گے تو اللہ اپنے فرشتے

بھیجے گا کہ وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کریں، اور ہر کامیابی میں یہی اللہ کا وعدہ ہے، خواہ یہ مخلص اور سچے اعمال کے ذریعے خلافت کو قائم کرنا ہو یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہو۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے حزب التحریر کے قیام کے ذریعے اس امت کی عزت افزائی کی جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اذن سے خود کو سنجیدہ اور مخلصانہ کام کے لیے وقف کر دیا ہے تاکہ خلافتِ راشدہ کے قیام کے ذریعے اسلامی طرزِ زندگی کو بحال کیا جائے۔ حزب التحریر وہ رہنما ہے جو اپنے لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتی۔ یہ وہ جماعت ہے جو اپنے لوگوں میں خیر کو نکھار دیتی ہے اور جو اس خیر کی روشنی کو برداشت نہیں کرپاتے وہ حزب سے جدا ہو جاتے ہیں۔ ہم اس مسئلے کو یوں سمجھتے ہیں اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ شباب اللہ کے حکم سے پوری سنجیدگی اور سخت محنت سے اس کے لیے کام کر رہے ہیں، حزب کے شباب مخلص کارکن ہیں جو دنیا کی زندگی پر آخرت کی زندگی کو فوقیت دیتے ہیں۔ وہ دن رات کام کر رہے ہیں، اور یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت حاصل کرلیں گے جس کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جس کی بشارت دی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ایسا کرنا انتہائی آسان ہے۔

اور آخر میں یہ کہ اے مسلمانو! خلافت کے قیام کی کوشش صرف حزب التحریر کے شباب پر فرض نہیں بلکہ استطاعت کے حامل تمام مسلمانوں پر اس کے قیام کے لیے کام کرنا فرض ہے۔ لہٰذا اے مسلمانو، ہماری مدد کرو، ہمارا ساتھ دو، اے مسلم افواج ہماری مدد و نصرت کرو، انصار کی سیرت کو زندہ کرو جب انہوں نے اللہ کے دین کی مدد اور حمایت کی تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں مہاجرین کے برابر رتبہ دیا، ان کی تعریف کی اور اپنی عظیم کتاب میں ان سے بلا مشروط رضامندی کا اعلان کیا، یہ رضامندی ان کے لیے بھی ہے جو احسن انداز میں ان کی پیروی کریں، گویا یہ رضامندی مشروط ہے، ارشاد فرمایا: **﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾** "جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) یعنی مہاجرین وانصار۔ اور جنہوں نے احسن انداز میں ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لیے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے" (التوبۃ 9:100)۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ کے دین کی مدد و نصرت اور خلافت کا قیام اجرِ عظیم اور فضلِ کریم کا باعث ہے، اس حد تک کہ انصار کے سردار سعد بن معاذ کا جنازہ فرشتوں نے اٹھایا جیسا کہ مستدرک میں حاکم نے روایت کیا، یہ اللہ کے دین کی مدد و نصرت کے نتیجے میں ملنے والے اجر و فضل کی تصدیق کرتا ہے۔

اور آخری بات یہ کہ جو شخص خلافت کے قیام سے قبل اس کے قیام کے لیے جدوجہد کرتا ہے، اس کا اجر اس شخص کے اجر سے کہیں زیادہ ہے جو خلافت کے قیام کے بعد اس کی حمایت کرے گا، **﴿لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلّاً وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾** "جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام بعد میں کئے وہ) برابر نہیں۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں (اموال) خرچ کیے اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ البتہ اللہ نے (ثوابِ) نیک (کا) وعدہ تو سب سے کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے واقف ہے" (الحدید 57:10)۔

اور ہم پورے اخلاص سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ خلافت کے خاتمے کے 99 سال پورا ہونے پر یہ یاددہانی اللہ عزوجل کی طرف سے کامیابی کا پیش خیمہ ثابت ہو، قبل یہ کہ خلافت کے خاتمے کو ایک صدی پوری ہو جائے، اور خلافتِ راشدہ ایک بار پھر دنیا کو اپنی آب و تاب سے روشن کرے۔

﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

"اور اس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ (یعنی) اللہ کی مدد سے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے" (الروم 30:4-5)۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیر، 28 رجب 1441 ہجری

23 مارچ 2020ء

آپ کا بھائی، عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

امیر حزب التحریر